

عشق و اتباع رسول کے چند نمونے

مدیر کے قلم سے

محسن انسانیت سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے اہل اللہ کی دنیا آباد رہتی ہے، آپ کے ذکر سے اُن کی زبانیں تراور اُن کی آرزوئیں معطر رہتی ہیں، وہ کون سا دل ہو گا جس میں ایمان کا دیار روشن ہو اور آپ کے ذکر کے لئے بے تاب نہ ہو، وہ کیسی آنکھیں ہوں گی جو روضہ اطہر کی زیارت کے لئے ترستی نہ ہوں، وہ کون سے قدم ہوں گے جو مدینہ کی طرف لپکتے نہ ہوں اور وہ کون سے ہاتھ ہوں گے جو رکابِ مدینہ پکڑنے کے لئے تڑپتے نہ ہوں..... ایک مومن کا دل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کے لئے بے تاب، مومن کی آنکھیں دیار حبیب کے لئے اشکبار، اُس کا ذوقِ نظر، اُن ہی کے تصور سے گہر بار اور اس کے لبوں کو ان ہی کے اسمِ یوسی کا انتظار رہتا ہے، یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہے کہ عشقِ رسول کی اس دولتِ بے بہا سے کتنا حصہ ملتا ہے، آئیے! آج برصغیر کے چند ایسے ہی نصیب والے علماء کے چند واقعات اور مشکوٰۃِ کلام کا ذکر کرتے ہیں:

☆..... مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اپنے دور میں علمائے حق کے سرخیل تھے، ان سے کسی نے پوچھا: ”حضرت! اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ کی ایک دعا قبول ہوگی تو آپ کیا دعا کریں گے؟“ فرمانے لگے: ”میں دعا کروں گا کہ اے اللہ! حضراتِ صحابہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو عشق و محبت تھا، مجھے بھی اس میں سے کچھ حاصل جائے۔“

☆..... دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو جذب و کیف کا ایک عجیب عالم اُن پر طاری ہوا، جو تے اتار دیئے اور ننگے پاؤں چلنے لگے، پاؤں راستے کے کنکروں اور پتھروں سے لہو لہان ہو گئے، لیکن انہیں اس کا ہوش نہ تھا، ایک طرف ادب و احترام میں ان کا یہ مقام تھا اور دوسری طرف اتباعِ سنت کا اس قدر خیال تھا کہ..... جب جہاؤ آزادی میں ان کی گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا تو تین دن تک روپوش رہے اور پھر برسرِ عام پھرنے لگے، عقیدت مندوں نے بڑی منت سماجت کی کہ حضرت! آپ روپوش رہیں، فرمانے لگے: ”حضور اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غار ثور میں تین دن روپوش رہے تھے، اس سنت پر عمل ہو گیا، معلوم نہیں پھر اس سنت پر عمل کا موقع ہاتھ آتا ہے یا نہیں؟..... اس لئے تین دن سے زیادہ روپوش اختیار نہیں کی اور اس طرح ایک سنت پر عمل کرنے کے لئے انہوں نے گرفتاری کا خطرہ مول لیا۔

☆..... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی تصانیف سے آج ایک دنیا فیض یاب ہو رہی ہے، ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ہم اتباع سنت کا بہت ذکر کرتے ہیں، مگر اس کا کچھ حصہ ہمارے اعمال میں ہے بھی کہ نہیں؟..... چنانچہ میں تین دن تک صبح سے رات تک اپنے تمام اعمال کا بغور جائزہ لیتا رہا، دیکھنا یہ تھا کہ کتنی اتباع سنت ہم لوگ عادتاً کرتے ہیں، کتنی اتباع کی توفیق علم حاصل کرنے کے بعد ہوئی اور کتنی باتوں میں اب تک محرومی ہے؟ تین دن تک تمام امور زندگی اور معمولات روز و شب کا جائزہ لینے کے بعد اطمینان ہو گیا کہ الحمد للہ معمولات میں کوئی عمل خلاف سنت نہیں۔

☆..... بزم اشرف کے روشن چراغ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے نام اور کام سے اہل علم واقف ہیں..... ان کی شہرہ آفاق کتاب ”اعلاء السنن“ گزشتہ صدی علم حدیث میں لکھی جانے والی چند عظیم کتابوں میں سرفہرست ہے۔ اٹھارہ جلدوں پر مشتمل اس کتاب نے عرب اور عجم دونوں میں بڑی مقبولیت حاصل کی، مولانا حج کرنے گئے، یہ وہ زمانہ تھا جب وہاں دولت کی ریل پیل نہ تھی اور حجاز کی زمین نے تیل کے خزانے ابھی نہیں اگلے تھے، مولانا مدینہ منورہ گئے، دیار حبیب کے کیا مکین، کیا بام و در، ہر ذرہ حبیب ہوتا ہے..... مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ ایک دن کھانے سے فارغ ہوئے، دسترخوان کسی اونچی جگہ جھاڑا گیا تاکہ ردئی کے بچے کچے کلوے چرند پرند کھالیں، کچھ دیر بعد مولانا نے دیکھا کہ مدینہ منورہ کا ایک آٹھ نو سالہ معصوم بچہ وہ کلوے کھا رہا ہے، مولانا اسے دیکھ کر بے چین ہو گئے، بچے کو ساتھ لائے، کھانا کھلایا، پوچھا کہ تمہارے ابا کیا کرتے ہیں؟ کہنے لگا ”میں یتیم ہوں“ مولانا نے کہا ”بیٹا! تم میرے ساتھ ہندوستان چلو، میں تمہیں اچھے اچھے کھانے کھلاؤں گا، عمدہ کپڑے پہناؤں گا، تمہیں تعلیم دلاؤں گا اور جب بڑے عالم بن جاؤ گے تو میں خود تمہیں مدینہ منورہ لے آؤں گا، تم جاؤ اور اپنی والدہ سے اجازت لے لو“ بچہ گیا اور والدہ نے جانے کی اجازت دے دی کہ وہ بے چاری تو پہلے ہی سے اس کی کفالت سے عاجز تھی، بچے نے معصومیت کے عالم میں مولانا کی انگلی پکڑ کر پوچھنا شروع کیا..... ”مجھے وہاں چنے ملیں گے، کھجوریں ملیں گی.....؟“ مولانا نے کہا، ”بیٹا! یہ سب کچھ وہاں وافر مقدار میں ملے گا“..... اچانک اس نے مسجد نبوی کے دروازے اور روئے مبارک کی طرف اشارہ کر کے کہا، ”بابا! یہ دروازہ اور یہ روضہ بھی وہاں ملے گا؟“..... مولانا نے کہا ”وہاں یہ روضہ ہوتا تو پھر ہمیں یہاں آنے کی کیا ضرورت پیش آتی، بیٹا! یہ

دروازہ، یہ روضہ وہاں نہیں ملے گا“..... بچے کا رنگ بدلا اور کہنے لگا: ”بابا! یہ روضہ وہاں نہیں، تو اسے چھوڑ کر میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا“ اور یہ کہہ کر رونے لگا، مولانا ظفر احمد عثمانی بھی بچے کا جواب سن کر اور اس کا یہ جذبہ دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے۔

☆..... مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ گئے، وہیں انہوں نے عشق و محبت کے تاثر میں ڈھلی ہوئی ایک نعت کہی، نعت کے یہ اشعار پڑھیے اور اندازہ لگائیں کہ کس عالم میں کہے گئے ہیں:

پھر پیش نظر گنبد خضریٰ ہے حرم ہے	پھر نام خدا، روضہ جنت میں قدم ہے
پھر شکر خدا سامنے محراب نبی ہے	پھر سر ہے مرا اور ترا نقش قدم ہے
محراب نبی ہے کہ کوئی طور تجلی	دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے
پھر منب دربان کا اعزاز ملا ہے	اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم
پھر بارگہ سید کونین میں پہنچا	یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے
یہ ذرۂ ناچیز ہے خورشید بہ داماں	دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے
ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر	کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے
رگ رگ میں محبت ہو رسول عربی کی	جنت کے خزان کی یہی بیج سلم ہے
وہ رحمت عالم ہے شبہ اسود و احمر	وہ سید کونین ہے آقائے ام ہے
وہ عالم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں	مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعت رسول عربی کہنے کو بے چین	عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

☆..... حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کو عمر کے آخری حصے میں بڑے صدقات پہنچے، وہ دارالعلوم دیوبند کے تقریباً نصف صدی مہتمم رہے، لیکن آخر میں کچھ رفقاء ان سے ٹھٹھڑ گئے اور بعض دردناک واقعات پیش آئے، اسی عالم میں انہوں نے ایک نعت کہی، پڑھیے اور دیکھئے، دل کی دنیا میں کیسے ہلچل مچاتی ہے:

نبی اکرم، شفیع اعظم، دکھے دلوں کا پیام لے لو	تمام دنیا کے ہم ستارے، کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو
شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنار	نہیں کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو
قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن، زمین بھی دشمن فلک بھی دشمن	زمانہ ہم سے ہوا ہے بظن، تم ہی محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاں بجھا ہے ہم سے، غلام دنیا تھا ہے ہم سے، خبر تو خیر لا نام لے لو
یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی سے، تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو
یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزاج اقدس پچا کے اک دن، سناؤں میں کو میں حال دل کا، کہوں میں من سے سلام لے لو

☆..... اور بارگاہ رسالت میں مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ کے یہ چند نعتیہ اشعار بھی ملاحظہ ہوں:

ہر ایک سے ٹکرا کر، ہر شغل سے گھبرا کر، ہر فعل سے شرما کر، ہر کام سے پچھتا کر
آمد بدرت بنگر، اے خاتم پیغمبر

نے سازنے سامانے، نے علم نے عرفانے، نے فضل نہ احسانے، نے دین نے ایمانے
آمد بدرت بنگر، اے خاتم پیغمبر

باچاک گریبانے، با سینہ بریابانے، بادیدہ گریبانے، با اشک فراوانے
آمد بدرت بنگر، اے خاتم پیغمبر

بانالہ و افغانے، باسوزش پنهانے، بادانش حیرانے، با عقل پریشانے
آمد بدرت بنگر، اے خاتم پیغمبر

اے سرور ہر سرور، اے رہبر ہر رہبر، اے آنکھ توئی افسر، ہر کہتر و ہر مہتر
فی المبدأ والآخر، اے ہستی تو محور، للاکبر والا صغر، اے طلعت تو مظہر
للاول والاخر، اے رحم جہاں پرور، آقائے کرم گستر، آمد بدرت بنگر

برصغیر کے علمائے حق کی یہ وہ جماعت ہے جس کے شب و روز کا ایک ایک عمل، جس کی زبان کا ایک ایک قول اور جس کی زندگی کا ایک ایک معمول..... سنجہ رسول کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، معاملات سے لے کر عبادات تک اور اخلاق و عادات سے لے کر معاشرت تک ہر ہر شعبے میں ان کی زندگی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کا نمونہ تھی، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، آتے جاتے، ملتے جلتے..... اس طرح کے بے شمار طبیعی امور میں بھی سنتوں کا نہ صرف خیال رکھتے بلکہ پابندی کے ساتھ ان پر عمل پیرا بھی ہوتے کہ عشق رسول نام ہی اتباع رسول کا ہے، اتباع رسول کے بغیر عشق رسول مبرا نہ ”عشق و محبت“ کی نزاکتوں کی توہین نہیں تو اور کیا ہے؟

☆☆.....☆☆